کتاب اوّل : زمین کی جانچ

New Creation Book for Muslims 1
Soil Testing

سچائی کی آپ اپنے گھر میں کس حد تک پذیرائی کرتے ہیں ؟

کیا آپ ہمارے باپ حضرت حضرت ابراہیم کی مانند ہیں ؟
جب تین آدمی اس کی رہائش گاہ پر پہنچے ،
حضرت ابراہیم جان گیا کہ وہ اصل میں کون ہیں۔
انسان کے بھیس میں فرشتے ،
گرچہ اُسکی گھر بیوی کافروں کی طرح ہنس رہی تھی
پھر بھی ہمارے باپ حضرت ابراہیم نے
ان کے پیغام کے لئے
اپنا دل کھولا(۱) (نوٹ نمبر او کھئے)

کسان اور چار قسم کی زمین

مختلف لوگوں کا سچائی کی طرف مختلف ردِ عمل ہوتا ہے
جیسے جب ایک کسان بیج بوتا ہے
مختلف قسم کی زمین مختلف ردِ عمل ظاہر کرتی ہے۔

(۱) اس کا ذکر توریت کی پہلی کتاب کے اٹھارویں باب میں موجود ہے۔ اوپر دیئے گئے متن مسلمانوں کے پڑھنے کے لئے ہیں۔ جو مواد ان میں پایا جاتا ہے وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اسلامی فکر کے حامل ہیں اور ان کو اپنے تجربے کی کمی کے باعث مزید معلومات درکار ہیں۔

1

Soiltesting

How welcome is the truth in your house?
Are you like our father *Ibrahim* (Abraham)?
When three men came to his dwelling,
Ibrahim could see who they really were
—angels in disguise.
So even though his wife laughed like a *kafir* (dis-believer),
our father Ibrahim
opened his heart
to their message[1] -
Ibrahim not only recognized the truth
but he also fearlessly welcomed it.

THE FARMER AND THE FOUR KINDS OF SOIL

Different people react in different ways to the truth,
just as, when a farmer plants his seed,
various kinds of soil react variously.

---

[1]This account is found in the first book of the Torah *(Taurat)*, chapter 18. The material in the text above is intended to be read by Muslims; however, the footnotes are also directed toward those who may need additional information, because they are inexperienced in identifying with people of Muslim background.

مثل مشہور ہے

فرض کریں کہ ایک کسان بیج بونے کے لئے جاتا ہے
جیسے ہی کسان نے بیج بوئے
کچھ بیج راہ کے کنارے گرے
اور پرندوں نے آکر انہیں چگ لیا
کچھ بیج پتھریلی زمین پر گرے
جہاں پر وہ جلدی ہی اُگ آئے
لیکن جب سورج نکلا تو
زیادہ مٹی نہ ملنے پر جڑ نہ پکڑی

اور جلد سوکھ گئے
اور کچھ بیج جھاڑیوں میں گرے
اور جھاڑیوں نے بڑھ کر انہیں دبا دیا
اور کچھ بیج اچھی زمین پر گرے
اور اُگے اور بڑھے
اور بڑھ کر پھل لائے
کچھ سو گنا
کچھ ساٹھ گنا
اور کچھ تیس گنا

مثل کی توضیح

سچائی، بونے والے کے ہاتھ سے نکلے ہوئے بیج کی مانند ہیں
وہ کان جو سچائی سنتے ہیں
مختلف قسم کی زمینوں کی مانند ہیں
جن پر بونے والے کا بیج گرتا ہے
سمجھ نہ رکھنے والے کان سچائی سنتے تو ہیں
لیکن شیطان آتا ہے اور
راہ کے کنارے پرندوں کی مانند
سچائی کو اڑا لے جاتا ہے۔
اور جیسے ہی سچائی سننے والے کے دل میں بوئی جاتی ہے
بے ثبات کان سچائی سن تو لیتے ہیں
اور خوش ہو کر خوش آمدید بھی کہتے ہیں
لیکن سننے والے کی خود کوئی پائیدار جڑ موجود نہیں ہوتی
اور وہ قائم نہیں رہتا
جب سچائی کی خاطر کوئی بحران اور
ستائے جانے کا وقت آتا ہے

تو اس قسم کا سننے والا ایک دم گر جاتا ہے
اور اپنی خواہشوں میں بٹے کان کلام سنتے تو ہیں
لیکن دُنیا کی فکریں
اور لبھاتی دولت

The Parable *(Mathal)* Given

Imagine a farmer going out to plant seed.
As the farmer planted the seed,
some fell on the edge of the path,
and the birds came and ate those seeds up.
Others fell on rocky soil
where they sprang up quickly;
but as soon as the sun came up,
those that were rootless and shallow plantings
soon withered away.
Other seeds fell among thorns
which grew up and choked them.
Finally, there were seeds that fell on rich soil
and these seeds multiplied themselves
in the fruit they produced—
some a hundred times over,
some sixty times over,
some thirty.

The Parable *(Mathal)* Explained

The truth comes like seed from a farmer's hand.
The ears that hear the truth
are like different kinds of soil
receiving the farmer's seed.
Ears without understanding hear the truth
but *Shaitan* (Satan) comes
like the birds along the path
and carries the truth away
as soon as it is planted in the hearer's heart.
Ears with fickle attention hear the truth
and welcome it at first with joy
but such a hearer has no unwavering root in himself
and he does not last;
when a crisis or a persecution comes
on account of the truth,
such a hearer falls away at once.
Ears with divided desires hear the word,
but the worries of this world,
and the lure of riches,

اور زندگی کی راحتیں
کانٹوں کی مانند ہیں جو بڑھ کر سچائی کو دبالیتی ہیں
اور سننے والے کے اندر قطعی کچھ پیدا نہیں ہوتا
بحر کیف، سمجھ بوجھ رکھنے والے کان، کلام سنتے ہیں
جیسے اچھی زمین بیج حاصل کرتی ہے
اس قسم کا سننے والا اچھی پیداوار لاتا ہے۔
جیسا کہ سو گنا، ساٹھ گنا اور تمیں گنا
زیادہ سننے والے اس سے سچائی پاسکتے ہیں
جس کے پاس نیچے دی گئی مثل کی سچائی سننے والے
کان ہوں، تو وہ سنے!

ابنِ ضال

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مومن تھا
جسکے دو بیٹے تھے
چھوٹے بیٹے نے آکر کہا
اے باپ مال کا جو حصہ
جو مجھ کو پہنچتا ہے
وراثت کے مطابق
مجھے دے دے
باپ نے اپنا مال متاع
اپنے بڑے اور چھوٹے بیٹے میں بانٹ دیا
اس شخص کا بڑا بیٹا صاحبِ ایمان
اور پانچ وقت کا نمازی تھا
اور کئی مرتبہ حج کر چکا تھا
اس کی مذہبی ریاضت کے باعث لوگ اسے
عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے
یہ وہ شخص تھا جو مسجد میں
باکمال طریقے سے نماز پڑھتا تھا
اور جب قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا
تو لوگ دنگ رہ جاتے

چھوٹا بیٹا غلط راستہ اختیار کرتا ہے

بہت دن نہ گذرے کہ چھوٹا بیٹا
اپنا سب کچھ جمع کرکے
دور دراز ملک کو روانہ ہوا
وہاں اپنا مال
بد چلنی اور آوارگی
میں اڑا دیا

and the pleasures of life,
are like thorns that choke the truth
which produces in such a hearer absolutely nothing.
However, ears with understanding hear the word
like rich soil receiving seed.
Such a hearer yields a great harvest,
since a hundred or sixty or thirty times
as many hearers may receive the truth through him.
He who has ears to hear the truth
of the following *mathal* (parable), let him hear!

THE *IBN DALL* (SON OF ERROR)

There was once a *hanif* (one who desires true religion)
who had two sons.
The younger said to his father,
"Father, according to the *wasiya* (will),
let me have the *fara'id* (fixed share)
of the *mirath* (inheritance)
that is coming to me."
And the father divided his means and his property
between the younger and the elder son.
Now the elder son was a devout believer who prayed
regularly five times a day
and had made the *Hajj* (Pilgrimage) as many times.
No one was respected more among the townspeople
for his religious devotion than this elder son.
He was a man who performed his prayers
in the mosque with absolute perfection
and could read the Qur'an so well
that he would hold the audience spellbound.

THE YOUNGER SON GOES ASTRAY

It wasn't long, however, until the younger son
got everything he owned together,
and left for a far country.
There he squandered his money
in a dissolute life of *fisq* (sinfulness)
and moral depravity.
And when he had spent his entire inheritance,

اور جب سب کچھ ختم کر چکا اور باپ کا دیا کچھ باقی نہ رہا
تو اس ملک میں سخت کال پڑا
اور وہ محتاج ہونے لگا
اور وہ اٹھا اور ایک حربی کے ہاں جا ملازم ہُوا (۲)
اس نے اسکو اپنی زمین پر سُوار چرانے بھیجا
اور اسے آرزو تھی کہ جو پھلیاں سؤار کھاتے تھے
اُنہی سے اپنا پیٹ بھرے
لیکن اس کے ساتھ سؤاروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا
اور اسے کوئی سؤار کی خوراک بھی نہ دیتا تھا

چھوٹا بیٹا اپنے غرور اور خود ستائی کو ترک کرتا ہے

اور پھر جب اسے ہوش آیا
اور عقل سے سوچنے لگا
جیسے ایک امیر باپ کا حقیقی بیٹا سوچ سکتا ہے
تو اس نے کہا، "میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو
افراط سے روٹی ملتی ہے اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہُوں
میں بھٹکنا ترک کرونگا اور سیدھے راستے پر چلونگا
میں اٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاونگا
اور اسے کہونگا
"اے باپ میں نے آسمان کا
اور تیری نظر میں گنہگار ہوں
اب اس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں
مجھے اپنے بیٹے جیسا نہیں بلکہ
اپنے مزدوروں جیسا کر لے"
پس وہ اٹھ کر اپنے باپ کے گھر کی طرف چلا

باپ کے پیار نے ناراستی کو راستی میں بدل ڈالا

اب حج کا مہینہ
شروع ہُوا
بڑا بیٹا جو ایک مطمئن دل رکھتا تھا
کچھ وقت پہلے حج پر نہ جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔
چھوٹا بیٹا ابھی دور ہی تھا
باپ نے اُسے دیکھ لیا
اُسے دیکھ کر باپ کو پیار اور ترس آیا
دوڑ کر اپنے چھوٹے بیٹے کو

and had not one thing left to remind him of his wonderful father,
there arose a terrible famine in that land;
and the younger son began to feel his loss.
So he hired himself out to a *harbi* [2]
who put him on his farm to feed the pigs.
The younger son would willingly have filled his belly
with the husks the pigs were eating
but he was treated worse than the swine,
for no one offered him even pigs' food to eat.

THE YOUNGER SON FORSAKES ALL PRIDE AND SELF-RIGHTEOUSNESS

He finally came to himself
and started thinking like an *'aqli* (rational) being,
like a true son having the disposition of his father.
He said,"How many hired servants of my father's household
abound in food and I perish with hunger!
I will arise and stop straying from *fasaqa* (the right course) and go to my father,
and I will say to him,
"Father, I have sinned against heaven
and in the presence of you.
And I no longer think I am worthy to be called your son:
make me not like my elder brother who thinks himself worthy
but make me like one of your hired servants."
Then he arose and came to his father.

THE FATHER WHOSE LOVE MAKES THE UNRIGHTEOUS TO BE RIGHTEOUS

Now it was the tenth day
of the month of *Hajj* (Pilgrimage),
but the elder son, having a self-satisfied heart,
had some time before decided to forego the trip.
But when the younger son was yet a long way off,
his father saw him.
And greatly moved with love and compassion,
his father ran to the younger son

---

[2] A *harbi* is a non-Muslim living in territory ruled by non-Muslims.

اپنے گلے لگالیا
اور محبت بھرے دل سے
اسے چومنے لگا
چھوٹے بیٹے نے اس سے کہا
"اے باپ، میں آسمان اور
تیری نظر میں گنہگار ہوں
اس لائق نہیں رہا کہ تیرا بیٹا کہلاؤں"
باپ نے نوکروں سے کہا،
"اچھے سے اچھا جامہ لاؤ اور
اسے پہناؤ
اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی
اور پاؤں میں جوتی پہناؤ
اور پلے ہوئے بچھڑے کو لا کر ذبح کرو
ہم قربانی کریں گے
جیسی کہ عیدالاضحیٰ کے وقت کی جاتی ہے (۳)
بیٹے کی نجات کا جشن منایا جائے
جیسا کہ حضرت ابراہیم کے وقت سے اب تک نہ منایا گیا ہو
کیونکہ میرا بیٹا مردہ تھا
اب زندہ ہوا ہے
کھو گیا تھا
اب ملا ہے"
پس وہ جشن منانے لگے۔

بڑے بیٹے کا غرور اور خودستائی ترک کرنے سے انکار

اب بڑا بیٹا
ابھی مسجد سے واپس ہی آیا تھا

راستے میں جب وہ گھر کے نزدیک پہنچا
تو اس نے باپ اور بیٹے کے
وصال کی آواز سنی
بڑے بھائی نے نوکر کو بلایا
اور ماجرہ دریافت کیا
نوکر نے آکر بڑے بیٹے سے کہا،
"تیرا بھائی صحیح سلامت لوٹا ہے
اور تیرے باپ نے حکم دیا ہے
کہ قربانی دی جائے اور جشن منایا جائے"

(۳) روایتی طور سے ایک بے عیب قربانی جو ہر آزاد مسلمان پر فرض ہے حج کے عروج پر دی جاتی ہے۔ یہ قربانی زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ فرض ہے۔ اور ایک اہم عید کے موقع پر سب کے ساتھ مشترک کھانا کھایا جاتا ہے اور جو حج نہیں بھی کرتے وہ بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔

and clasped him in his arms
and kissed him with tenderness.
And the younger son said to him,
"Father, I have sinned against heaven
and in your sight,
and I am no longer worthy to be called your son."
But the father said to his hired servants,
"Bring forth the best robe
and put it on him;
and put a ring on his hand
and shoes on his feet;
and bring the calf we have been fattening and kill it;
we are going to have
a *Qurban* (Sacrifice) as on *'Id al-Adha*[3]
such as has not been since the time Ibrahim
celebrated the redemption of *his* son.
Because this son of mine was dead
and has come back to life;
he was lost
and now he has been found."
And the great feast began.

THE ELDER SON REFUSES TO FORSAKE A SELF-RIGHTEOUS AND PROUD RELIGIOUS SPIRIT

Now the elder brother
had just returned from the mosque,
and, on his way back, as he drew near the house,
he could hear the sounds of the *wisal* (communion)
of the father and his younger son.
Calling one of the hired servants,
the elder brother asked what all this was about.
And the hired servant said to the elder son,
"Your brother has returned safe and *salim* (sound)
and your father has personally sent word
for the *Qurban* (sacrifice) and the festivities to begin."

---

[3] A sacrifice without blemish is traditionally required for every free Muslim at the climax of the pilgrimage that is to be taken at least once in a lifetime, and the sacrifice is made and shared in a communion meal at the time of the major festival even by those who do not make the pilgrimage.

اب بڑا بھائی طیش میں آگیا
اور اندر جانے سے انکار کیا
وہ ایسے دین کو نہیں مانتا
جس میں ایسے کام کئے جائیں
کیا اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے؟ (۴)
کیا اللہ تعالیٰ ایسی باغی جبلت رکھنے والے
بیٹے کو انعام و اکرام سے
نواز سکتا ہے؟
اور نہ صرف یہ بلکہ ایسا بیٹا
جس میں کوئی گن ہی نہ ہو
یا جس نے قطعی طور پر کبھی
کوئی اچھا یا سیدھا کام کیا ہی نہ ہو
۔۔کیا اللہ تعالیٰ ایسے باپ جیسا کام کر سکتا ہے؟
بڑے بھائی نے تہیہ کر لیا کہ وہ کبھی بھی اپنے باپ جیسا نہ بنے گا
اور باہر اندھیرے میں بیٹھ گیا اور رنجیدہ ہُوا

باپ کے کلام کو نہ جانا

اس وقت بڑے بھائی نے
سمجھا کہ شاید ایک نوکر اسکی طرف آرہا ہو
مگر وہ درحقیقت اسکا باپ تھا
جو خود اس کو سمجھانے آرہا تھا (۵)
تاکہ بڑا بیٹا
عقل سے سوچنا شروع کرے
اور گھر کی خوشی میں شامل ہو
سو اس نے بیٹے کی منّت کی
لیکن بیٹے نے باپ کو جواب میں کہا
دیکھ کتنے برسوں سے ایک غلام کی طرح (۶)
تیری اطاعت کرتا رہا
اور میں کسی جھجک کے بغیر یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں
کہ میں نے پوری دلجمعی کے ساتھ
اس گھر کی روایت کو برقرار رکھا
جبکہ میں مسجد سے واپسی پر کیا دیکھتا ہوں

(۴) کبھی "خدا" اور کبھی "اللہ" کا لفظ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ بڑے بھائی کو مسلمان دکھایا گیا ہے اور وہ قدرتی طور پر عربی لفظ کو ترجیح دیتا ہے۔ لفظ "خدا" کا عربی ترجمہ "اللہ" ہے۔ نوٹ ۸ اور ۲۳۹ بھی دیکھیں۔

(۵) "کلام" کے لئے قرآنی لفظ "کلمہ" ہے۔ جبکہ حضرت عیسےٰ کو قرآن پاک ۴ :۱۷۱ میں کلام اللہ کہا گیا ہے اور وہ چونکہ شخصی کلام ہے جس نے خادم کی صورت اختیار کی، اس لئے انگریزی زبان میں الفاظ کا انتخاب نہایت اہم ہے۔ انگریزی زبان کی اصل کتاب اور کتاب ہذا میں دیے گئے قوسی الفاظ عربی مترجم یا نہایت باریکی کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے اشارات ہیں، یہ کتاب عربی زبان میں آپ کو بشر طِ دستیابی "اے۔ ایف۔ آئی۔ آئی، پوسٹ بکس نمبر ۲۰۵۶، نیویارک۔ نیویارک ۱۰۱۶۳

(۶) درج بالا نوٹ نمبر ۵ دیکھیں۔ انگریزی زبان کی اصل کتاب میں دیے گئے قوسی الفاظ عربی مترجم کے لئے اشارہ ہیں۔

Now the elder brother was furious and refused to go in.
He would have nothing to do
with this sort of *din* (religious practice).
Would Allah act like his father?[4]
Would Allah bestow a *matwaba* (reward) on a son
with an innate *qariha* (disposition)
that was *asin* (rebellious)?
And not only that, one who had no *tawab* (merit)
because he had done absolutely no good deeds
or *ihsan* (right conduct)
—would Allah act like this sort of father?
The elder brother resolved to never be like such a one
and he sat down and brooded in the outer darkness.

Failing to Recognize the Word of the Father

Presently the elder brother
thought he saw another servant approaching.
But it was really his father
coming to give him a personal word[5]
in order that the elder son could start thinking
like a *'aqli* (rational) being
and enter into the spirit of the whole *jam'a'a* (house).
So his father pleaded with him.
Finally the elder son answered the man:[6]
"Look, all these years I have submitted *islam*
to you as an *abd* (slave)
and I can boast without shame that
I have religiously obeyed all of the *shari'a* (laws)
of this whole *jam'a'a* (house).
Yet I return from the mosque

---

4 Why does the text use *God* sometimes and *Allah* other times? Because the elder brother is presented as a Muslim in the story, and as a Muslim he would naturally favor the Arabic word for *God*.

5 *Kalim* is the Quranic term for "word." Since Isa is called Allah's Word in the Qur'an 4:171 and since he is also the personal Word who took the form of a servant, the word choice is important here in English. Some of these parenthetical words are cues to the Arabic translator and some are added for nuance.

6 See note 2 above.

کہ باپ اور مسرف بیٹے کے
وصال کی آوازیں گونج رہی ہیں
کیا مجھے اپنے آپ کو اتنا گرانا پڑیگا
کہ گھر میں داخل ہو کر اس قسم کے میل ملاپ کا حصہ بن جاؤں

باپ کے شخصی کلام کی وراثت اور گراں قدر موت

باپ نے پریشانی کی حالت میں بیٹے کی طرف
پیار سے دیکھا اور کہا

"تمہیں معلوم ہے کہ ایک وصی کو کس قدر
گراں قدر موت سے گذرنا پڑتا ہے
تاکہ اس کی تمام ملکیت وارثوں کو مل سکے
گو کہ تم کہتے ہو کہ تم مجھ سے پیار کرتے ہو
ایک حق بجانب غلام کی طرح
نہ کہ ایک بھروسہ مند حلیم بیٹے کی طرح۔
باپ نے اسکے شانوں پر اپنا بازو رکھا اور کہا،
"کیا تم مجھے بالکل نہیں جانتے
کہ ایسے شخص کی خوشی میں نہ شامل ہو سکو
جو کہ صحیح راستے سے بھٹک چکا تھا
مگر اب تجدیدی عمل سے لوٹا
اور راہنمائی پائی
تیری ہی طرح
تیرے بھائی میں بھی فطری جبلت تھی
جو مردہ تھی مگر اب وہ بحال ہوئی ہے
کہ وصال کی بخرت زندگی پائے
اپنے باپ کے گھرانے کے وارث کی طرح"۔ (۷)

کیا آپ تخلیق نو کا دل حاصل کرنے کے آرزومند ہیں،
ایک چھوٹے بچے کا دل،
دل جو سچائی کو پہچانتا ہو؟

کیا آپ نے حضرت عیسےٰ المسیح کے بارے میں نہیں پڑھا
کہ وہ شفاء دیگاان کو جو اندھے پیدا ہوئے

(۷) ڈاکٹر کینتھ بیلی کی کتاب "صلیب اور مسرف" جسے کونکورڈیا نے شائع کیا، میں ڈرامائی انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان لوقا ۱۵ باب میں مرقوم مسیح کی صلیب کو کیسے دیکھے گا۔

and I hear the sounds of the *wisal* (communion)
between you and this *mufarrit* (prodigal)!
Am I now to humble myself
and enter a house with this sort of *zamala* (fellowship)?"

A COSTLY DEATH AND THE INHERITANCE OF THE FATHER'S PERSONAL WORD TO HIS HEIRS

Then the father looked at him with anguished love
and said,
"You know the costly death a *murith* (testator)
must somehow undergo in order that his heirs
may receive all that he has.
And yet you seem to love me
more like a self-justifying slave
than a trusting and humble son."
The father put his arm around the man and said,
"Are you so far away from knowing me
that you cannot rejoice that the one
who strayed from the *fasaqa* (right course)
has found *tajaddud* (renewal)
and has been *rashid* (rightly guided)
to the *marashid* (salvation) of Allah?
For *like you*
your brother had a *sajiya* (natural disposition)
that was dead but now he has been *jadda* (restored)
to the abundant life of *wisal* (communion)
as an heir of his father's house."[7]

ARE YOU WILLING TO RECEIVE THE NEW CREATION HEART,
THE HEART OF A LITTLE CHILD,
THE HEART THAT RECOGNIZES THE TRUTH?

Have you not read what it says of Isa al-Masih
that he would "heal those born blind

[7] Dr. Kenneth Bailey has written *The Cross and the Prodigal*, published by Concordia, dramatizing how a Muslim might see the Cross of Christ in Luke 15.

اور کوڑھیوں کو۔۔۔۔اور مردوں کو زندہ کرے گا؟ ' (۸)
انہوں نے لوگوں کے لئے ایسا کیوں کیا؟

اس واسطے کی زبور میں لکھا ہے
کہ خدا 'اپنا کلام نازل کر کے ان کو شفاء دے گا
اور ان کو جہنم کے گڑھے سے رہائی دے گا' (۹)۔
کیا آپ نے نہیں پڑھا
'مسیح، عیسیٰ، یسوع ابن مریم،
اللہ کا رسول تھا۔اور اس کا کلمہ' (۱۰)
خدا نے ہمیشہ اپنے کلمے سے پیار کیا
جیسا باپ اپنے اکلوتے بیٹے سے پیار کرتا ہے،
اور اس کا کلمہ ہمیشہ سے
اللہ کی معرفت رہا ہے
جیسے بیٹا اپنے باپ کا پرتو ہے۔
کون کافر یہاں مریم کا نام لے گا؟
وہ محض اپنا جسم مستعار دینے والی تھی۔
کیونکہ اللہ کی کوئی بیوی نہیں اور کوئی ماں نہیں اور کوئی شریک نہیں
اسے کبھی کسی انسان کی ضرورت نہیں رہی
وہ ہونے کے لئے جو وہ ہمیشہ سے ہے،
یعنی ایک اور واحد خدا۔

صرف ایک بچے کے دل کی مانند انسان ہی سچائی کو جان سکتا ہے

کہانی کچھ یوں ہے کہ حضرت عیسیٰ جو اللہ کا کلمہ ہیں
ارضِ مقدس میں بہت لوگوں کو شفاء دیتے رہے۔اور
جب وہ بیٹھ گئے،
ہر متلاشی حضرت عیسیٰ کے پاس
اپنے بچے کو لایا
تاکہ وہ اس پر برکت چاہیں۔
پس، بڑی شفقت سے، حضرت عیسیٰ نے
جو خدا کے دل کے پیار کو مرتعش کرتے ہیں
ہر ایک کو اٹھایا

(۸) آلعمران ۳: ۴۹انگریزی زبان کے تمام حوالہ جات یوسف علی کے ۱۹۳۴میں پہلی مرتبہ شائع کردہ "قرآنِ پاک" سے لئے گئے ہیں۔۔۔لوگ جو کسی بھی باعث اس کتاب میں پائے جانے والے قرآنی حوالہ جات پر اعتراض کرتے ہیں یاد رکھیں کہ پولس رسول بھی حوالہ دیتا ہے "ان کے نبیوں میں سے ایک"۔کریتے کے شہریوں کو کلام سے واقف کرنے کی خاطر "ان کے نبیوں میں سے ایک" کو استعمال کیا (ططس ۱: ۱۲، ۱۳)۔ اس کتاب میں بھی ہم نے غیر روایتی طریقہ استعمال کیا ہے جو کہ پولس کا بھی تھا۔

(۹) زبور ۱۰۷: ۲۰

(۱۰) سورۃ نساء ۴: ۱۷۱

and the lepers...and raise the dead?" [8]
Why did he do this for people?
Because it says in the *Zabur* (Psalms)
that Allah "would send his Word and heal them
and deliver them from the Pit of *jahannam*" [9] (hell fire)
Have you not read,
"The Messiah, Isa, Jesus son of Mary,
was the *Rasul* (Messenger) of Allah, and his Word" [10]?
Allah has always loved his Word
as a father loves his only son.
And his Word has always been
the *sirr* (secret) of the mind of Allah,
as a son is the likeness of his father.
What blasphemer would breathe the name of Mary here?
She was nothing but a loaner of flesh,
for Allah has no wife and no mother and no partner
nor did He need any human being at all
to be what He has always been,
the one and only God.

ONLY A CHILD-LIKE HEART RECOGNIZES THE TRUTH

Now the story goes that Isa who is Allah's Word
had been healing many people in *Muqaddasa* (the Holy Land).
And when he sat down,
each *talib* (seeker) also brought unto Isa
his *walad*(little child)
in order for him to pronounce the *baraka* (blessing).
And so, with tender love, Isa,
who reverberates the love of the heart of Allah,
picked each one up

---

[8] Family of 'Imran, 3:49. All references in English are from A. Yusuf Ali: *The Holy Qur'an*, first published 1934. Those who, for whatever reason, object to the frequent quotations from the Qur'an in this book should remember that Paul quotes "one of their prophets" verbatim in order to win the citizens of Crete when what "one of their prophets" said lines up with the Word. See Titus 1:12-13. This book follows the rather unorthodox route of Pauline methodology.

[9] Psalm 107:20

[10] Women 4:171

اور ہر بچے کو
باری باری اپنی گود میں بٹھایا۔
اور اسی وقت آپ کے حواریوں نے
بے صبری کے ساتھ مداخلت کی اور والدین سے کہا
کہ ان کو جانا ہوگا۔
لیکن حضرت عیسیٰ بچوں سے پیار کرتے تھے جو، جیسے کہ ہر کوئی جانتا ہے،
بچے حلیمی سے اور پورے دل سے لے لیتے ہیں جو کچھ ان کو دیا جائے۔
چھوٹے بچے ہر شے کو تحفہ سمجھتے ہیں
ایسی شکر گذاری کے ساتھ جیسے وہ خدا کے ہاتھ سے ملی ہو۔
اور نہ کسی ایسے رجحان سے کہ وہ
خیال کریں کہ وہ کسی اچھے کام کے باعث خدا کی مہربانی کے مستحق ہیں،
اس لئے کہ ان کی اپنی چھوٹی سی نظر میں
وہ عقلمندی سے اپنے بارے میں نہیں جانتے
کہ انہوں نے کوئی اچھا کام کیا ہے۔
حضرت عیسیٰ نے کہا،
'چھوٹے بچوں کو میرے پاس آنے دو
اور انہیں منع نہ کرو۔
کیونکہ ایسے لوگ جو ان جیسا دل رکھتے ہیں
خدا کی بادشاہی ان کی ہے۔
میں تم سے بالکل سچ کہتا ہوں،
جو کوئی بھی
ایک چھوٹے بچے کی طرح
خدا کی بادشاہی کو
قبول نہ کرے
وہ اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا' (۱۱)

اس وقت سے سچائی نقول میں گم نہیں ہو گئی ہے
بلکہ باپ کے سچائی کے شخصی کلام کو
چھوٹے بچے بھی پہچان سکتے ہیں

حضرت عیسیٰ کو اپنے لوگوں سے ایک تکلیف تھی،
کہ وہ صحیح تفسیر کو دبا دیتے تھے
جو کہ الہامی نوشتوں میں انکی آمد کے بارہ میں تھے۔
تاہم، جنہوں نے کوشش کی کہ اللہ کی کتاب کے مکاشفہ کو چھپا دیں (۱۲) کامیاب نہ ہوئے
جیسا کہ ۱۹۴۷ء میں ایک مسلمان بچے نے ثابت کر دیا
جب اس نے بحر مردار کے طومار دریافت کئے۔
عبرانی بائبل کی ہر کتاب (سوائے ایک کے) کے نہایت قدیمی حصے
تحریری نسخہ جات کی شکل میں مل گئے،

(۱۱) لوقا ۱۸: ۱۵ تا ۱۷

(۱۲) سورۃ البقرۃ ۲: ۱۷۴

and placed the *walad* (little child)
one at a time on his lap.
Just then his *hawari* (disciples)
impatiently interrupted him and told the parents
that they would have to leave.
But Isa loved little children who, as everyone knows,
humbly and whole-heartedly receive what is given to them.
Little children accept everything as a gift
with awestruck gratitude as if from the hand of Allah,
and not with any tendency
to think they deserve God's favor on the basis of merit,
since in their own small eyes
they wisely know themselves too little
to have done any good deeds.
Isa said,
"Allow the little children to come unto me
and forbid them not.
For it is to people with hearts like these
that the *Malakut* (Kingdom) of God belongs.
In very truth I say to you,
whosoever shall not welcome
the *Malakut* (Kingdom) of Allah
like a *walad* little child ,
will never enter it." [11]

THE TRUTH HAS *NOT* BEEN LOST IN TRANSCRIPTION SINCE EVEN LITTLE CHILDREN CAN RECOGNIZE THE FATHER'S PERSONAL WORD OF TRUTH

Isa had difficulty with his people,
because many suppressed the correct interpretation
of the Scriptures that spoke of his coming.
However, those who did attempt to "conceal
Allah's revelations in the Book' [12] did not succeed
as a Muslim child proved in 1947
when he discovered the Dead Sea Scrolls.
Extremely ancient parts of every book (but one)
of the Hebrew Bible were found there in manuscript form,

---

[11] Luke 18:15-17
[12] Cow 2:174

اور شک وشبہ کرنے والے عالم شرمندہ ہوئے
جو بائبل کے صحیح ہونے اور قابلِ اعتبار ہونے
اور غلطی سے مبرا ہونے پر حملہ آور رہتے تھے۔ (۱۳)

کیا آپ قدیم انبیا کو پڑھنا چاہتے ہیں
ایک چھوٹے بچے کے حلیم دل کی طرح؟ (۱۴)

(۱۳) نو دریافت دو ہزار سالہ پرانی دستاویز سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام تحریری نقول مکمل طور پر قابلِ بھروسہ ہیں اور ان میں اصل پیغام ضائع نہیں ہوا کیونکہ "اللہ کے کلام کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا" سورۃ الکہف ۱۸: ۲۷۔ عربی بدو کی چھ جسے (بحر مردار میں قمران کے نزدیک) یسعیاہ نبی کا صحیفہ ملا، جو دونوں یعنی عبرانی اور نئے عہد کی بائبل کا نہایت اہم نبی ہے، نے دنیا کو سائنسی ثبوت فراہم کر دیا کہ بائبل تبدیل نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حصہ ضائع ہوا ہے۔ کیونکہ دو ہزار سال پرانا مکمل طور پر محفوظ شدہ صحیفہ جو ہمارے آج کے ترجمہ کے مطابق ہے ثابت کرتا ہے کہ تحریری نقول میں اصل متن ضائع نہیں ہوا۔

(۱۴) اس حصہ کی نقل کرنے کی اور تقسیم کرنے کی ہر ایک کو اجازت ہے بشرطیکہ وہ حقِ تالیف کے نوٹس میں اوپر یہ لکھے: "(سی) حقِ تالیف از فل گوبل اور سلیم منیر)"

greatly discrediting the skeptical scholars
who had attacked its infallible
accuracy and reliability. [13]

ARE YOU WILLING TO READ THE ANCIENT PROPHETS
WITH THE HUMBLE HEART OF A LITTLE CHILD? [14]

---

13 These two thousand year old but newly discovered documents show that the scribal transcription has been trustworthy enough to insure that the original message has not been lost, for "none can change Allah's Words" (Cave 18:27). The Arab Bedouin who found (near the Dead Sea at Qumran) the scroll of Isaiah, the most important prophet of both the Hebrew and the Christian Bible, provided the world with scientific proof that the Bible has not been corrupted and lost. For this two-thousand year old perfectly preserved scroll matches our own version, proving that the original has *not* been lost in scribal transcription.

14 Anyone has permission to duplicate the material in this section for free distribution.